جمعیت حاصل ہو جس سے اُن کو اپنی فتح و غلبہ کا ظن غالب ہو اپنی ہزیمت اور کسر شوکت اسلام کا خوف نہ ہو اور جس حالت مین مخالفین اسلام کو غلبہ و قوت و شوکت حاصل ہو اور مسلمانون مین انکے مقابلہ کی طاقت نہ ہو۔ اسحالت مین دعوی جہاد ایک بلکہ فساد سے زیادہ وقوت نہین رکھتا۔

اس مسئلہ سے بہی بلحاظ حالتِ موجودہ اہلِ اسلام روئے زمین صاف یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ مسلمان (امیر افغانستان ہون خواہ حضرت سلطان وغیرہ) کسی غیر اسلامی یوروپین سلطنت سے جہاد نہین کر سکتے کیونکہ مخالفین اسلام کے مقابلہ مین انکو اس قدر شوکت و جمعیت حاصل نہین ہے جس سے وہ اپنی فتح و فیروزی کی امید کر سکین۔ امیر افغانستان اگر [illegible] تو وہ [illegible] جہاد کر سکین گے روس سے بہی اِنکو مقابلہ کی طاقت نہین ہے گو تمام خراسان کو وہ جمع کر لین۔

حضرت سلطان گو اس قدر شوکت و جمعیت رکھتے ہین کہ وہ فرداً فرداً اون سلطنتون سے مقابلہ کر سکین مگر یوروپین سلطنتین فرداً فرداً مقابلہ کرنے کا کسی کو موقع نہین دیتے ایک سے کوئی لڑے تو چار سلطنتین اسکی حمائت مین کہڑی ہو جاتی ہین اور اسکی مخالف کو نیست نابود کرنے پر مستعد ہو جاتے ہین ہر چند بعض یوروپین سلطنتین حضرت سلطان کی دوستی و مددگاری کا بہی دم بہرتے ہین مگر وقت پر انکا دوست رہنا اور مددگار رہنا ایک ایسا امر ہے جسکا حضرت سلطان کو بہی یقین نہین ہے۔ اور پچہلے مقابلہ روم و روس اور تازہ معاملہ بلگیریا مین حضرت سلطان کو اسکا امتحان بہی بخوبی ہو چکا ہے پہر کیونکر ممکن اور شرعاً جائز ہے کہ حضرت سلطان المعظم اس بے اطمینانی کے ساتہہ جہاد کا اشتہار دین یا امیر افغانستان کے اگر وہ جہاد کرنا چاہین مددگار رہین۔

یہی وجہ ہے کہ پچھلی جنگ روم اور روس مین شیخ الاسلام ترکی نے جہاد کا فتوی دیا تو حضرت سلطان ان کو معزول کر دیا اور ان کی جگہہ دوسرے شیخ الاسلام کو مامور فرمایا اور آجتک کبھی کسی لڑائی مین جہاد کا نام نہین لیا۔ جو لوگ ان واقعات سے واقف ہین وہ کبھی یقین نہین کر سکتے کہ اہل اسلام کی موجودہ حالت مین کوی اسلامی سلطنت یورپین سلطنتون کے مقابلہ مین جہاد کا اشتہار دے یا اس امر کو پسند کرے ہاے کوی سائل اسلام سے ناواقف اور حالات دنیا سے بے خبر تن تنہا ایک سیر ستو باندہکر جہاد کو چل نکلے اور اسکا اشتہار دی تو اس کے فعل سے کل اہل اسلام پر الزام یا طعن قائم نہین ہوسکتا۔

(۴) شرائط مذکورہ بالا سے علاوہ شرعی جہاد کے لیے ایک بڑی شرط یہ ہے کہ جو مسلمان کسی غیر اسلامی قوم یا سلطنت کی ساتہہ جہاد کرنا چاہین وہ انکی امان و سلطنت مین مستامن ہون اور انکو کسی قسم کا تحریری یا زبانی حقیقی یا حکمی عہد دے چکے ہون اور اگر جہاد کرنے والی ان ہی لوگون سے جہاد کرنا چاہین جنکو عہد و امان مین وہ اوقات بسر کر رہی ہون تو ان کا جہاد بحکم نصوص قطعیہ قرآنیہ بغاوت و فساد ہی اس مسئلہ سے بلحاظ اس واقعی امر کے کہ ہندوستان کے جملہ اہل اسلام کا (روسا ہین خواہ رعایا) برٹش گورنمنٹ سی عہد ہو چکا ہے اور حکمی معاہدہ سے تو کسی سلطنت کے (روس ہو خواہ کوی اور) رعایا خالی نہین ہین صاف اور یقینی طور پر نتیجہ نکلتا ہی کہ امیر افغانستان یا حضرت سلطان شرائط مذکورہ بالا کو ثابت و متحقق پاکر یا تحقق شرائط سے پیشتر جہاد کا علم کہڑا کرین اور روس یا انگریزون سے لڑین تب بہی اہل اسلام رعایا روس یا برٹش گورنمنٹ جب تک کہ وہ دعوے اسلام مین سچے اور پیروی سائل اسلام مین پکے تسلیم کیے جائین گے صرف اسلامی اتحاد کی نظر سے امیر یا سلطان کے ساتہہ نہون گے اور اپنی مہربان گورنمنٹ سے ہرگز مخالفت

اختیار نہ کرینگے۔

ان مسائل اور ان کے نتائج کو پڑھ کر (امید ہے) ناواقف ہمعصر غیر مسلم اہل اسلام ہند سوءِ ظن و بدگمانی کو اٹھا لینگے۔ اور افغانی یا سلطانی اشتہارون سے وہ نتائج نکالینگے جو اب نکال رہے ہین۔

ان مسائل کو ہمنے اس مضمون مین قرآن و حدیث و اقوال علماء سے مدلل نہین کیا صرف صورت مسائل بیان کر کے ان سے نتائج کا استنباط کیا ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ ان مسائل کے دلائل کو ہم بارہا اشاعۃ السنۃ مین بیان کر چکے ہین۔ اور حال مین ہم یہہ مسائل اور انکی نظائر ایک مستقل رسالہ "اقتصاد فی مسائل الجہاد" مین مفصل مدلل کر چکے ہین جن صاحبون کی نظر سے وہ دلائل نگذرے ہون وہ رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد کو جو بقیمت ۸ر سر رشتہ اشاعۃ السنۃ لاہور سے مل سکتا ہے طلب فرماوین اور اسمین ان دلائل کو ملاحظہ فرماوین۔

اس مقام مین ہم تشویق ان ناظرین کے لیے جن کی نظر سے رسالہ **اقتصاد** نہین گذرا اُس کے مسائل کی **فہرست** قلم مین لاتے ہین۔

اس رسالہ مین پہلے ایک تمہید کے ضمن مین بیان ہوا ہے کہ جہاد دو قسم ہے (۱) ملکی جو قومی شوکت قائم کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ (۲) مذہبی جو حفاظت مذہب اور مدافعت دست اندازی غیر کے لیے ہوتا ہے۔ پھر کہا ہے کہ ان دونو قسم جہاد کے لیے ایسے شرائط مقرر ہین جن کی مخالفت و عدم رعائت سے جہاد جہاد نہین رہتا بلکہ فتنہ و فساد کہلاتا ہے پھر مذہبی جہاد کے شرائط کو بضمن مسائل ذیل بیان کیا ہے۔

مسئلہ (۱)

مذہبی جہاد اصلی مقصود خداوندی نہین بلکہ اصل مقصود عبادت ہے اور جہاد

اس مقصود کا ایک ذریعہ ہے۔

مسئلہ (۲)

مذہبی جہاد سے غرض ڈیفینس ہے یعنے مسلمانون سے مخالفین کے ضرر کو روکنا نہ لوگون کو جبرًا مسلمان بنانا یا کفار کو کفر کی سزا پہچانا۔

مسئلہ (۳)

جس شہر یا ملک مین مسلمانون کو مذہبی فرائیض ادا کرنے کی آزادی حاصل ہو۔ وہ دار الحرب نہین کہلاتا بلکہ قدیم سے وہ مسلمانون کا شہر یا ملک ہو تو دار الاسلام ورنہ دار السلم والامان کہلاتا ہے اس شہر یا ملک پر کسی مسلمان کو مذہبی چڑہائی کرنا جایز نہین اور نہ اس شہر سے مسلمانون کو ہجرت کرنا واجب ہی۔ بلکہ اسلامی شہرون سے (جہان کسی مسلمان کو امن نہ ہو) ہجرت کرکے وہان آرہنا جائز بلکہ واجب ہوتا ہے

مسئلہ (۴)

جن مخالفین اسلام سی (جو مسلمانون کو ستادین) مذہبی لڑائی کا حکم ہے ان سے صلح کر لینی بہی جائز ہے

مسئلہ (۵)

صلح کے بعد صلح کا قائم رکھنا اور عہد کو پورا کرنا واجب ہی اور عہد شکنی غدر و حرام ہے

مسئلہ (۶)

غیر مسلم مسلمانون کے ملک پر غلبہ پاکر مسلط ہو جائین تو وہ انکے مالک ہو جاتے ہین۔

مسئلہ (۷)

غیر مذہب کے ملک مین باامن رہنا اور کسی قسم کی مخالفت کا ارادہ ظاہر نہ کرنا بہی ایک قسم کا (حکمی) عہد ہے جس کا وفا واجب ہی اور اس عہد کے بعد بہی اس ملک

کے باشندون اور متغلبون کے جان و مال سے تعرض حرام -

ان مسائل کے بیان نتائج کے ضمن مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ ملک ہندوستان کے سبہی اشخاص کا برٹش گورنمنٹ سے عہد و پیمان ہوچکا ہے اور حکمی عہد سے کوئی فرد رعایا خالی نہین ہے -

مسئلہ (۸)

مسلمانون کے دشمنون اور ایذا رسانون اور دار الحرب مین رہنے والون سے بہی تب ہی لڑنے کی اجازت ہے جبکہ مسلمانون مین ایسی جمعیت و شوکت ہو جس سے انکو اپنی فتح و فیروزی کا ظن غالب ہو تے سامان اور نا امیدی یا بدگمانی کے ساتہہ جہاد جہاد نہین ہے -

مسئلہ (۱۰ و ۹)

امام کا وجود جہاد کے لیے ضروری یا ہماری شرط ہے - اور امام موصوف باوصاف شرائط امامت مدت سے مفقود ہے - اور یہ امر بلحاظ موجودہ حالت اہل اسلام ان کے نقصان ایمان یا عصیان کا موجب نہین ہے جس کے دور کرنے کو وہ دربدر ہون

یہہ اس رسالہ کے صرف مختصر مسائل ہین اور جو ان کے دلائل اور ان کے نتائج چوہتر صفحہ مین بیان ہوے ہین وہ اس فہرست مین بیان کی گنجایش نہین رکہتی -

ناظرین ان دلائل و نتائج کی تفصیل اصل رسالہ مین ملاحظہ فرمائین گے تو ان سے کمال حظ اٹہائین گے -

---

ان ہمعصرون کی خدمت مین جن سے رسالہ جہاد پر ریویو یا اشتہار کی درخواست کی گئی ہے التماس ہے کہ اپنی ریویو یا اشتہار مین اس فہرست یا اس کے خلاصہ کو درج فرما دین -

اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے پر ہے

مذہبی اسماء والقاب کے اختیار وانتخاب مین اصل تو یہی ہے کہ جو لقب مذہبی کوئی شخص اپنے لیے انتخاب کرے اس کی مفہوم کا مصداق دمورد بنکر دکھا دے چنانچہ ایک اسلامی حکیم کا مدعیان پیروی شریعت کے حق مین قول ہے یہ

قدم باید اندر شریعت نہ دم
کہ اصلے ندارد دم بے قدم

جسکی تایید آیات منقولہ حاشیہ مین پائی جاتی ہے۔

ماکان ابراھیم یھودیاً ولا نصرانیاً۔ الیٰ قولہ ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ (آل عمران۔ ع ۷)
لیس باما نیکم ولا امانی اھل الکتاب الآیۃ [illegible]
قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا۔ (الحجرات ع ۲)

مگر جب ہم موجودہ اہل مذاہب کے مذہبی القاب کو اس کسوٹی پر لگاتے ہین تو فی صدی ایک کو بھی اس اصل اصیل کے مطابق صحیح نہین پاتے آخر ناچار ہو کر یہی کلمہ زبان پر لاتے ہین کہ "اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے ہے"۔

دنیا مین اسوقت اہل مذاہب ذیل پائے جاتے ہین۔

ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ۔ پھر مسلمانون سے شیعہ سُنی وغیرہ پھر سنیون مین سے حنفی اہلحدیث وغیرہ۔

ان اہل مذاہب سے فی صدی **ایک** بھی ایسا نہین جو اپنے مذہبی لقب کا مصداق ومستحق متلقب ہو اور اس لقب کا مفہوم اسپر پورا پورا صادق آتا ہو۔

ہندوؤن مین فی صدی ایک بھی ایسا نہ نکلے گا جو اپنے کرم دھرم کا (جسکی

مذہب ہنود مین ہدایت ہے) پابند ہوگا ایسے ہزارون بلکہ لاکھون نظر آ رہے ہین جو مسلمانون کے تہوارون اور بزرگون کو مانتے ہین - اور ان کے معابد و مزارون کو پوجتے اور ان کے (بلکہ اور اقوام کے جنکو وہ ملیچھ سمجھتی ہین) ہاتھہ سے (دودھ گھی - مرکب ادویات وغیرہ) کھاتے پیتے ہین جو مذہب ہنود کے مخالف امر ہے -

عیسائیون مین مسلمانون کے عندیہ مین ایک ہی جو حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا جانتا ہو عیسائی نہین ہے کیونکہ مسلمانون کی کتاب (قرآن مجید) کی شہادت کے روسے ان کا یہ اعتقاد تعلیم مسیح کے [illegible] ہے -

ما قلت لهم الا ما امرتنی به ان اعبدوا الله (مائدہ ع ۱۶)

لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا لله [illegible]

خود عیسائیون کے نزدیک بہت سے عیسائی گروہ ایسے ہین جو عیسائی کہلانے کے مستحق نہین اور وہ حضرت عیسی کی تعلیم (جو عیسائیت کا مفہوم ہے) کے مخالف عمل و اعتقاد رکھتے ہین -

رومن کیتھلک پاک لوگون کی تصویرون اور بتون کو سجدہ کرتے ہین اور اس روٹی اور شراب کی پرستش کرتے ہین جو (بزعم نصاری) عشاء ربانی مین مسیح کے بدن اور خون کا نشان ہے -

پروٹسٹنٹ ان باتون کو کفر و باطل خیال کرتے ہین اور یہہ جانتے ہین کہ یہ باتین رومن کیتھلک نے انجیل کی تعلیم مین از خود ملا دی ہین -

پروٹسٹنٹ مین کئی فرقے ہین جیسے **لوتھرن - انگلش پریس بیٹیرین - کونگریگیشنل - یونی ٹیرین** - جو آپس مین کم و بیش اختلاف رکھتے ہین اور ایک دوسرے کے عمل و اعتقاد کو مسیحی تعلیم کے مخالف

جانتے ہین۔

مسلمانون کا حال ہمارے اسلامی بہائیون پر مخفی نہین ہے - وہ بخوبی جانتے ہین کہ بانی اسلام نے اسلام و ایمان کس عمل و اعتقاد کو ٹہرایا ہے - اور وہ موجودہ مسلمانون سے فی صدی کتنے اشخاص مین پایا جاتا ہے اور کفر و شرک جو اسلام و ایمان کی اضداد ہین کس عمل و اعتقاد کو قرار دیا ہے اور اس سے فی صدی کتنے مسلمان بری ہین -

اس مقام مین ہم چند **تمثیلات** (جن سے ہمارے اسلامی بہائی خوب واقف ہین) ولیکن کم توجہ ہیں تساہل ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہین - ان تمثیلات مین اگر ہم مسلمانون کی گور پرستی و پیر پرستی کو ذکر کرین تو ہمارے بہائی ہم کو اولیاء اللہ کا منکر قرار دیکر کسی مکروہ لقب سے ملقب کرین گے لہذا ایسے ان سے ایسی تمثیلات کو ذکر کیا جاتا ہے جنکو اسلام و اکابر اہل اسلام سے تعلق نہ ہو

ہزارون مسلمان سکان دیہات و کوہستان **کلمہ** "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑہنا **نہین جانتے** - اور ہزارون ایسے ہین جو عربی کلمہ پڑہ لیتے ہین پر وہ اس **کلمہ** کے مضمون سے آگاہ نہین - چہ جائے اور امور ایمان (تصدیق کتب و ملائکہ و روز جزا و قدر خیر و شر) سے جنکو کتاب و سنت نے جزء ایمان ٹہرایا ہے -

> آمن الرسول بما انزل الیه من ربه والمؤمنون کل آمن بالله وملائکته وکتبه ورسله - (بقرہ ع ۴۰)
>
> الایمان ان تؤمن بالله وملائکته وکتبه ورسله والیوم الآخر والقدر خیره وشره - (مشکوٰۃ صفحہ ۳)

لاکہون مسلمان ایسے ہین جو ارکان اسلام نماز - روزہ - حج - زکوۃ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسلام۔ ان تشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰)

سے ایک ہی ادا نہین کرتے اور بہت ایسے ہین جو ان ارکان کو ارکان اسلام نہین جانتے حالانکہ کتاب و سنت نے ان امور کو ارکان اسلام قرار دیا ہے۔

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو بیع شرا شادی غمی وغیرہ معاملات دنیاوی مین احکام شریعت کی پیروی نہین کرتے غیر اقوام کی رسم و رواج پر چلتے ہین۔ اور کئی مجلسون اور عدالتون مین برملا کہدیتے ہین کہ ہم کو ان معاملات مین [illegible] پر عمل منظور

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فی ما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (ن ع ۹)
ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ و مطلب دم امرء مسلم بغیر حق لیھریق دمہ رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص ۱۹)

ہے شریعت کی پیروی منظور نہین ہے۔ حالانکہ اسلام جملہ امور مین شریعت کی پیروی کو واجب ٹھہراتا ہے اور شریعت سے انحراف انکار کرنے کو (ایک ہی معاملہ مین کیون نہ ہو) کفر قرار دیتا ہے۔

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو سیتلا ماتا پوجتے ہین تھانون درختون کی

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ۔ (الحج ع ۴)
قال رسول اللہ صلعم من اتی کاھنا فصدقہ

پوجا کرتے ہین سنگر دیوتا کا برت (روزہ) رکھتے ہین۔ جوگیون برہمنون کو مانتے اور ان سے غیب کی باتین

پوچھکر انپر یقین رکھتے ہین حالانکہ ان امور کو اسلام نے کفر قرار دیا ہے۔

بما یقول فقد برئ مما انزل علی محمد صلعم رواہ ابوداؤد (مشکوۃ صفحہ ۳۸۵)

یہہ عام مسلمانون کا حال وچال مخالف دعوے ولقب اسلام وایمان ہے

اب ہم انکے بعض خواص اہل العلم بلکہ اہل اجتہاد کا حال اس لیے بیان کرتے ہین کہ مبادا عام مسلمانون کے فعل وقول کو ہمارے ناظرین لائق تمسک نہ سمجھین اور یہہ کہین کہ عوام جہلا کا فعل وقول کب لائق شمار ہے کہ اس سے کوئی نتیجہ نکل سکے۔

مسلمانون مین بہت سے فرقے اہل علم واجتہاد ایسے ہین جن کے عقاید فرقہ اہل سنت وجماعت کے عندیہ مین تعلیم اسلام کے مخالف ہین۔

[illegible] سواے سبھی اسلامی فرقے کا فر ہین (جن کو اہل سنت حدیث منقول حاشیہ کے مخالف سمجھتے ہین)۔

ثعلبیہ (قدریہ کیطرح) قائل ہین کہ خدا کی تقدیر کچھ نہین ہے (جو اہلسنت کے نزدیک آیات منقولہ صفحہ ۳۶ کی مخالف ہے)

حازمیہ کا قول ہے کہ ہم نہین جانتے کہ ایمان کیا چیز ہے اور مخلوقات سبھی صاحب عذر ہین۔

فرقہ قدریہ مین سے ثنویہ قائل ہین کہ خالق خیر کا خدا ہے خالق شر شیطان ہے

الازرقیۃ قالوا لا نعلم احدا مؤمنا و کفروا اهل القبلۃ الا من دان بقولهم (تلبیس ابلیس للامام ابن الجوزی)

قال رسول الله صلعم ثلث من اصل الایمان الكف عمن قال لا اله الا الله الحدیث (مشکوۃ صفحہ ۹)

و الثعلبیۃ قالوا ان الله لم یقض و لم یقدر و الحازمیۃ قالوا ما ندری ما الایمان و الخلق کلهم معذور

و الثنویۃ وهو التی زعمت ان الخیر من الله و الشر من ابلیس (تلبیس ابلیس)

والمعتزلة الذين قالوا بخلق القرآن
وجحدوا الرؤية ۔
(تلبیس ابلیس)
وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة
(القیمة ع۱)
النظامية تبعوا اكثرهم النظام فى
قوله من زعم ان الله شيء فقد كفر
(تلبیس ابلیس)
قل اى شيء اكبر شهادة قل الله ۔
(انعام ع۲)
قال البخارى سمى الله نفسه شيئا
(بخاری صفحہ ۱۱۰۳)
التاسعة قوله فى اعجاز القرآن
انه من حيث الاخبار عن الامور الماضية
والآتية × × × × حتى لو
خلاهم لكانوا قادرين على ان
ياتوا بسورة من مثله فصاحة
وبلاغة ونظما (الملل والنحل للشہرستانی)

(جو اہل سنت کے نزدیک تعلیم قرآن کی مخالف ہے)
اور معتزلہ قائل ہین کہ قرآن مجید مخلوق
ہے اور خدا کا دیدار قیامت کو نہوگا (جو اہل
سنت کے نزدیک آیۃ منقولہ حاشیہ کی مخالف ہے)
نظامیہ قائل ہین کہ جو شخص خدا کو شئے
کہے وہ کافر ہے (جو اہل سنت کے نزدیک
اس آیۃ کے مخالف ہے جس مین خدا نے
اپنے آپ کو خود شئے کہا ہے)
فرقہ نظامیہ کے رئیس نظام سے
کتاب الملل والنحل [illegible] عبد الکریم شہر
ستانی مین بہت سی عجائبات منقول
ہین جو اہل سنت وجماعت کے نزدیک
عقاید اسلامیہ وتعلیمات قرآنیہ کے
مخالف ہین ۔ از انجملہ یہ کہ قرآن مجید
بلاغت وفصاحت مین معجز
نہین ہے ۔ گو اخبار غیب
بتانے کی نظر سے معجز
ہے ۔

اور فرقہ جہمیہ سے زنادقہ قائل ہین کوئی شخص وجود خدا کو ثابت نہین

الزنادقة قالوا ليس لاحد ان يثبت
لنفسه ربا لان الاثبات لا يكون الا

کرسکتا ۔ کیونکہ خدا حواس مین نہین
آتا ۔

الابعد ادراک الحواس ۔

الحرقية زعموا ان الكافر تحرقه النار مرة واحدة ثم يبقى محترقا ابدا لا يجد حر النار (تلبیس ابلیس)

كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب (نساء ع ۱)

الفانية زعمت ان الجنة والنار يفنيان ومنهم من قال لم يخلقا (تلبیس ابلیس)

اور حرقیہ قائل ہین کہ کافر کو دوزخ مین ایک ہی دفعہ عذاب ہوگا جب وہ جل چکے گا تو پہر وہ آگ کا دکھہ نہ پائیگا (جو آیت منقولہ حاشیہ کے مخالف ہے)۔

اور فانیہ قائل ہین کہ دوزخ بہشت آخر فنا ہون گے ۔ اور بعض قائل ہین کہ وہ ہنوز مخلوق ہی نہین ۔

فرقہ جبریہ سے تارکیہ قائل ہین کہ [illegible] کا کوئی فرض یا حکم نہین ہے جو شخص خدا کو مان لے وہ جو چاہے سو کرے

التاركية قالوا ليس على خلقه فريضة سوى الايمان فمن امن به وعرفه فليفعل ما شاء ۔

المشبهة يقولون بصره كبصري ويده كيدي (تلبیس ابلیس)

اور مشبہ قائل ہین کہ خدا کی آنکھہ ایسی ہے جیسے ہماری ۔ اور اسکا ہاتھہ ایسا ہے جیسا ہمارا ہاتھہ ۔

فرقہ رافضہ سے اسحاقیہ قائل ہین کہ نبوت کا سلسلہ قیامت تک رہیگا جس نے اہل بیت کا علم سیکھہ لیا وہ نبی ہے ۔

الاسحاقية قالوا النبوة متصلة الى يوم القيامة وكل من يعلم علم اهل البيت فهو نبي ۔ الناووسية قالوا علي افضل الامة فمن فضل غيره فقد كفر ۔ (تلبیس ابلیس)

ناووسیہ کا اعتقاد ہے جو حضرت علی کو تمام امت سے افضل نہ کہے وہ کافر ہے ۔

التناسخیة قالوا الارواح تتناسخ فمن کان محسنا خرجت روحه فدخلت فی خلق سعید فی عیشه و من کان مسیئا دخلت روحه فی خلق شقی بعیشه

تناسخیہ قائل ہین کہ ارواح مین تناسخ ہوتا ہے نیک شخص کی روح نکلتی ہے تو کسی خوش عیش کے قالب مین جاتی ہے برے کی روح بد حال کے قالب مین۔

الرجعیة زعموا ان علیا و اصحابه یرجعون الی الدنیا و ینتقمون من اعدائهم (تلبیس ابلیس)

اور **رجعیہ** قائل ہین کہ حضرت علی اور انکے ساتھہ والے پہر دنیا مین آئین گے اور اپنے اعدا سے بدلہ لین گے

اور فرقہ جبریہ سے **کسبیہ** کہتے ہین کہ بندہ نہ ثواب کماتا ہے نہ عذاب وہ شخص مجبور ہے۔

الکسبیة قالوا لا یکسب العبد ثوابا ولا عقابا۔ الحبیة قالوا من شرب کاس محبة الله سقطت عنه عبادة الارکان (تلبیس ابلیس)

اور **حبیہ** کا یہ عقیدہ ہے کہ جس نے خدا کی محبت کا جام پیا اسکو نماز روزہ وغیرہ معاف ہوا۔

اسی قسم کے ان فرقون اور ان کے بہائیون کے اعتقادات و مقالات اور ہین جو اہل سنت و جماعت کے نزدیک اسلام کے مخالف ہین

اکثر موجودہ **سنیون** اور ان مین سے **حنفیون** کا وہی حال ہے جو عام مسلمانون کا حال بیان ہوا ہے جو کفریات و شرکیات پہلے بیان ہو چکی ہین ان کے مرتکب اکثر یہی لوگ ہین جو اہلسنت و جماعت اور حنفی المذہب کہلاتے ہین۔ مسلمانان ہندوستان سے اکثر یہی لوگ ہین جو امور ایمان سے بے خبر ہین۔ یہی احکام شریعت کے پابند نہین ہین۔ یہی ستیلا ماتا پوجتے ہین تہا نون استانون کی منتین مانتے ہین و علی ہذا القیاس و با اینہمہ پہر مذہب پوچھو تو کہتے ہم اہل

اہل سنت جماعت اور حنفی المذہب ہین۔

ان کے اس حال وقال کی کیا اچھی یہہ حکایت ہے۔ ع

یون تو ہے انکو دین کا اقرار کام دیکھو تو ساری شیطانی
شاہ جیلان کے فعل سے بیزار نام کیا ہے غلام جیلانی*

اور خاص کر حنفیون کے حنفی کہلانیکا یہہ حال ہے کہ حنفیون مین سے فی ہزار ایک بہی ایسا نہین ہے جو حنفی کہلانے کا مستحق اور اس نام کا مصداق ہو۔ اس کی وجہ علاوہ ان وجوہات کے جو اکثر مسلمانون یا سنیون یا حنفیون کے مسلمان یا سُنی یا حنفی نہ ہونے کے لیے بیان ہوئی ہین ایک یہہ بہی ہے کہ حنفی درحقیقت وہ شخص ہے جو حنفی مذہب کی اصول سے واقف ہو اور امام مذہب کی فروع سے ماہر [illegible] نظر رکھتا ہو اور [illegible] پر استدلال قائم کرنے کی اسکو طاقت ہو۔ لہٰذا عوام کا حنفی یا شافعی کہلانا جو نہ اصول سے واقف ہین اور نہ فروع مین نظر رکھتے ہین نہ دلیل کو جانتے ہین نہ استدلال کو پہچانتے ہین حقیقت مین صحیح و راست نہین ہے اور یہہ ایسا ہے کہ کوئی جاہل و امی ہو کر صرفی یا نحوی یا حکیم کہلاوے۔

یہ بات صرف ہم نے از خود نہین نکالی ہم سے پہلے محقق حنفیہ نے اپنے کتب اصول مین لکھہ رکھی ہے۔

سید بادشاہ اور ابن امیر الحاج نے شروح تحریر ابن الہمام مین کہا ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ عامی کا کوئی مذہب نہین ہوتا بل قیل لا یصح للعامی مذھب لان المذھب

---

* ہندوستان مین اکثر لوگ جو غلام جیلانی کہلاتے ہین وہ اپنے عمل و اعتقاد کا حضرت شاہ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب کی تعلیمات عقاید و اعمال صالحہ سے مقابلہ کرین تو یقیناً جان لین کہ ان کا غلام جیلانی کہلانا بجز ایک بات کے جو منہ کہی ہے "کہ اکثر اسماء و القاب کی بنا صرف دعوے پر ہے" صحیح نہین ہو سکتا۔

لا یکون الا لمن له نوع نظر و بصیرة بالمذهب
او لمن قرء کتابا فی فروع المذهب وعرف
فتاوی امامه و اقواله واما من لم یتاهل
لذلک بل قال انا حنفی او شافعی لم یصر من
اهل ذلک المذهب بمجرد هذا کما لو قال
انا فقیه و نحوی لم یصر فقیها او نحویا۔
(مختصر شرح تحریر ابن الحاج للسید باد شاہ)

کا کوئی مذہب ہی نہین ہوتا مذہب
تو اس شخص کا ہو سکتا ہے جسکو
مذہب مین خود نظر اور اس کی
پہچان ہو یا اس نے مذہب امام
کے کتب فروعات کو پڑھا ہو اور
امام کے فتوی اور اقوال کو وہ
جانتا ہو پھر جو یہ لیاقت نہ رکھے
اور کہدے کہ مین حنفی یا شافعی ہون وہ حنفی یا شافعی نہین ہو جاتا جیسے کوئی جاہل
یہ کہدینے سے کہ مین مجتہد ہون یا نحوی ہون مجتہد یا نحوی نہین بنجاتا۔
اس عبارت کو [illegible] شامی نے بھی [illegible] ردالمحتار حاشیہ

قلت و ایضا قالوا العامی لا مذهب له بل
مذهبه مذهب مفتیه وعلله فی شرح التحریر
بان المذهب انما یکون لمن له نوع نظر و
استدلال و بصر بالمذهب اما غیره ممن قال انا
حنفی او شافعی لم یصر ذلک بمجرد القول کقوله انا
فقیه او نحوی (رد المحتار حاشیه در مختار)

در المختار مین نقل کیا ہے۔
اور اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ
عامی (جاہل) کا اپنا کوئی
مذہب نہین ہے اسکا مذہب
وہی ہے جو اس کے مفتی (جو
اسکو مسئلہ بتاوے) کا مذہب ہے۔
ایسا ہی فاضل حبیب اللہ قندھاری نے کتاب مغتنم الحصول مین

بل لا یصح للعامی مذهب ولو تمذهب به لان
المذهب انما یکون لمن له نوع نظر و استدلال
و معرفة باقوال امامه و احکامه واما من
لم یتاهل لذلک وقال انا حنفی او شافعی کان

کہا ہے اور اسپر یہ زیادہ
کیا ہے کہ عامی کوئی مذہب
اختیار بھی کرے تو وہ درحقیقت
اسکا مذہب نہین ہو جاتا۔ اور

لغو اکقولہ انا فقیہ او نحوی (معتنم الحصول)	اور اسکا حنفی یا شافعی کہلانا ایک

لغو امر ہے ۔

جب ان سب اہل مذاہب کا یہ حال ہے اور ان مین سے اکثر اس لقب و نام کے جس کو وہ اپنے حق مین استعمال کرتے ہین مستحق و مصداق نہین ہین ۔ و معہذا ان لوگون کو انہی القاب سے ملقب و مخاطب کیا جاتا ہے تو اس سے صاف اور قطعی طور پر وہ بات ثابت ہوتی ہے جو ہم نے کہی ہے کہ " اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوی پر ہے " ۔

ہماری **اس بات** کو ہمارے ناظرین **مان لین گے** (اور امید ہے کہ وہ بزور دلائل مذکورہ بالا اس کو ضرور مانین گے) تو بڑے ادب و عجز کے ساتھ ان کی خدمت مین ہمارا یہ سوال ہے کہ [illegible] (جو اس مضمون کی تحریر سے اصل مقصود ہے) کہ اسی **عام اصول** کے موافق اس زمانہ کے بیچارہ **عاملین بالحدیث** نے (جو کسی مذہب خاص حنفی یا شافعی کے مقلد نہین اور بلا واسطہ ان مذاہب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرتے ہین اور اور اسباب مین وہ اہلحدیث سلف کی روش پر ہین) **اہلحدیث کہلایا** اور اپنے آپ کو بلحاظ مذہب (نہ بلحاظ علم) حدیث کیطرف منسوب کیا تو کیا **غضب ڈہایا** اور کیا اندہیر مچادیا جسپر اسوقت کو ایک دو ہمعصر اتنے آشفتہ خاطر ہین اور انکو اس نام و لقب کا مستحق نہین سمجھتے ۔

ان کی خدمت مین با ادب یہ بہی **سوال ہے** کہ یہ لوگ اہلحدیث کہلانے کے مستحق نہین تو کیا آپ حنفی کہلانے کے یا آپ کے وہ عینی اخوان جنکے افعال و شعار شمار مین آئے ہین مسلمان سنی حنفی کہلانے کا استحقاق رکھتے ہین ؟ ۔

وہ حضرات اپنے آپ کو حنفی اور اپنے ان اخوان کو مسلمان یا سنی حنفی کہلانے کے

مستحق سمجھیں تو براہ مہربانی اپنا حنفی ہونا اس کسوٹی پر (جسکا ذکر شروح تحریر و رد المحتار وغیرہ مین ہوا ہے) لگاکر ثابت کرین - اور ہم کو اجازت دین کہ ہم چند سوالات اصول و فروع مذہب حنفی بغرض جواب ان کے خدمت مین ارسال کرین اور وہ ان کے جوابات ایک ہی مجلس مین بلا استعانت علماء مذہب ہمارے وکیل و انسپکٹر کے سامنے لکھکر اس کے حوالہ کرین - اور اپنے عینی بہائیون کا سلمان سنی حنفی ہونا ان کے افعال کی تصحیح و شریعت اسلامیہ کے ساتھ ان کی تطبیق و توفیق سے ثابت کردین - اس صورت مین ہم ان کے استحقاق تلقب بحنفیت و سنیت و اسلام کو مان لین گے اور اپنے گروہ کو اہلحدیث کہلانے سے بند کردین گے -

ہمارے دوست [illegible] اہلحدیث نہ کہلاؤ "عاملین بالحدیث" یا "اصحاب الحدیث" یا "مقلدین اہلحدیث" کہلاؤ -

ان القاب مین سے آخری لقب مین تو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد ۸ مین بصفحہ ۲۱۵ وغیرہ یہ تفصیل کرچکے ہین کہ تنقید و تصحیح احادیث مین ہم سب ائمہ اہلحدیث کے مقلد ہین بمضمون احادیث کے ساتھ استدلال و تمسک مین اس گروہ کے اہل علم کسی کے مقلد نہین -

باقی ماندہ دو لقبون سے ہم ہر ایک لقب کو اپنے گروہ کے لیے اختیار اور استعمال لقب اہلحدیث کو بپاس خاطر آپ جیسے احباب کی ترک کرسکتے ہین بشرطیکہ آپ ہمکو خوشنودی مزاج کا سرٹیفکٹ (سند) دین اور آیندہ اس گروہ کو بجز لقب "عاملین بالحدیث" یا "اصحاب الحدیث" کسی مکروہ لقب سے ملقب نفرماوین اور اپنے ان عینی بہائیون کو جو ہنوز اس تنابز بالالقاب سے باز نہین آئے نیز منع کردین -

یہہ سوالات و معروضات بسبیل تنزل اور آپ کے اس دعوے کو کہ "لقب اہل حدیث ان ہی ائمہ سلف سے مخصوص ہے جو کتب احادیث کے مصنف اور احادیث کے جامع اور ناقد و مصحح تھے" تسلیم کرنے کی صورت مین ہین -

اور اگر ہم آپ کے اس دعوی خصوصیت کو نہ مانین تو بلا تاویل و تکلف حقیقۃً (نہ حکماً و تبعاً) اہلحدیث کہلا سکتے اور یہہ کہہ سکتے ہین کہ لقب "اہلحدیث" مین لفظ "اہل" بمعنے صاحب و متعلق ہے - اور لفظ "حدیث" کے دو معنی ہین ایک علم حدیث جسکی پینسٹھہ[۶۵] شاخین اور فنون ہین اور اس مین اتصال و انقطاع سند و صحت و ضعف سے بحث ہوتی ہے **دوسرے** مصداق حدیث جو مضمون حدیث قول یا فعل یا تقریر نبوی وغیرہ سے عبارت ہے - لہذا جب یہ لفظ "اہل" لفظ "حدیث" بمعنے اول کیطرف منسوب ہوتا ہے تو یہ ایک **علمی** (مثل خطاب) سمجھا جاتا ہے اور اس سے وہی لوگ مراد ہوتے ہین جو علم حدیث کے بانی و مقنن و ماہر ہین - اور جب یہ لفظ "حدیث" بمعنے ثانی کیطرف منسوب ہوتا ہے تو یہ ایک مذہبی خطاب سمجھا جاتا ہے (جیسے اہل ایمان و اہل اسلام) اور اس معنے کر جہلا پر (جو علما سے سُنی سنائی حدیث کے مضمون پر عمل کرتے ہین اور کسیکی تقلید نہین کرتے) بہی اسکا اطلاق و استعمال ہوتا ہے -

ہماری یہہ بات کوئی تاویل و تکلف نہین بلکہ حق صریح ہے جسپر نفس الامر اور واقع کی شہادت پائی جاتی ہے -

واقعی زمانہ قدیم سے دو قسم کے اہل حدیث چلے آئے ہین خواص ائمہ و علماء حدیث جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے اول ہوا ہے - اور عوام عاملین بالحدیث جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے ثانی ہوا ہے -

عبدالسلام

شیخ ابوبکر جوزجانی حنفی کے زمانہ مین وہ **شخص**‡ جس نے حنفی مذہب چہوڑ کر کر مذہب اہلحدیث اختیار کر لیا اور اصحاب الحدیث کہلایا تہا کوئی عامی و امی ہی تہا۔ وہ عالم ہوتا تو صرف نکاح کی خاطر بحث و دلائل کے بغیر اپنا مذہب نہ چہوڑتا۔ **وہ شخص** جس نے اپنی بیٹی کے نکاح کی طمع دیکر اس کا مذہب چہوڑایا اور اپنے مذہب مین اسکو داخل کیا تہا نیز عامی معلوم ہوتا ہے۔ عالم ہوتا تو بزور دلائل اس کو اہل حدیث بناتا صرف نکاح دختر کی طمع دے کر اسکا مذہب جسکو وہ حق اور دین سمجہتا تہا ہرگز نہ چہوڑاتا۔ در المختار‡ مین بہی اصحاب الحدیث انلوگونکو کہا ہے جو حدیث کے پیرو و عامل ہو گئے تہے۔

صرف یہی ایک بات ہے جس سے عوام حنفیہ (جو اصول و فروع مذہب حنفی سے واقف نہین) حقیقۃً **حنفی کہلا سکتے** اور وہ کہہ سکتے ہین کہ [illegible] اصول و فروع سے واقف ہو اور تحقیق مسائل و استدلال پر قادر ہو اس معنے کر یہہ لفظ علمی لقب ہے جو ائمہ علماء و فقہاء مذہب حنفی کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ مسائل مذہب حنفی کا (جو اس کے علماء وقت سے سنے ہین) پیرو ہو۔ اس معنے کر یہ ایک لفظ مذہبی خطاب ہے اور اسکا اطلاق عوام جہلا پر بہی ہو سکتا ہے۔

اور نفس الامر مین بہی یہی بات ہے زمانہ قدیم سے دو نو قسم کے حنفی چلے آئے ہین خواص علماء جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنی اول ہوا ہے اور عوام جنپر اس لفظ کا اطلاق بمعنی ثانی ہوا ہے۔

پہر اس محاورہ مین ہمارے بعض ہمعصرون کا نزاع کرنا و بناء علیہ اہلحدیث زمانہ

---

‡ انکا قصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۹ مین بصفحہ ۱۲۱ اور نمبر ۳ جلد ۷ مین بصفحہ ۷۰ منقول ہوا ہے۔

‡ در مختار مطبوعہ ۱۲۹۸ھ واقع مطبع احمدی دہلی کے کتاب الوقف مین بصفحہ ۴۰۱ کہا ہے وقف علی اصحاب الحدیث لا یدخل فیہ الشافعی اذا لم یکن فی طلب الحدیث و یدخل الحنفی کان فی طلبہ اولا (بزازیہ) جسکا خلاصہ ترجمہ وہی ہے جو ہمنے بیان کیا ہے بعض

خاتمہ اشاعۃ السنہ کے نکتہ چینیون نے اس وقف کو وقف سمجہا اور اسکا ترجمہ یہ کیا ہے۔ دوکھ ہو تو اصحاب حدیث پر جو کسی صورت سے صحیح نہین ہو سکتا۔ پہر انکا اس علم و فہم کے ساتہہ اشاعۃ السنہ کی نکتہ چینی کے درپے ہونا بڑی شرم کی بات ہے زیادہ ہم کیا کہین تہذیباً نام ہے وہ صاحب لفظ وقف کو صحیح بتا دین تو ہم جو چاہین لین اسکی تصحیح [illegible] صرف یہی عنایت کرین کہ آیندہ اس فہم و علم کی ساتہہ ہمارے خطاب سے شرم اختیار کرین ایڈیٹر ترجمان ناگپور نے اس غلطی کا تعاقب کیا تو بطور تنزل اسکو صحیح تسلیم کرکے اسکے متعلق کچہہ کہا ہے ہمارے نزدیک ترجمان کا یہ تنزل بیموقع ہوا آیندہ وہ سا محت و تنزل کو ترک کرین اور اس غلطی کی اچہی طرح خبر لین۔ اور مثل دروغ گو تا بخانہ باید رسانید پر عمل کرین۔